دیدم نگا مستفعلن زمرا فعلن جاہی شگر مستفعلن فت تجا فعلن ہم مثال مجزو سالم شعر بر مستمندی
مکن چندین ستم کو بر نیاورد از عشق تو دم ۞ مثال مجزو سالم کی جو مرقوم متن ہے اوسکی
اوس شعر کے یہہ ہین لیسے عاشق غمگین پر ستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہین مارا
یعنی اظہار عشق نہین کیا تقطیع اوسکی یہہ ہے بر مستمن مستفعلن دی دیدم فاعلن چندی ستم مستفعلن
کو بر نیا مستفعلن ورد از فاعلن عشقی تدم مستفعلن یعنی نسخو نہین بجای بر نیاورد بر نمی آرد ہی دیس
دونون صحیح ہین مستمند بالضم اندوہگین اور غمگین مجازاً بمعنی حاجتمند اور یہہ مرکب ہے مُست
بالضم اور مند سے مُست بمعنی غم و اندوہ اور مند بمعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان اور خیابان
مین لکھا ہے کہ مستمند بالضم حاجتمند اور مُست بمعنی حاجت ہے غیاث سے ہم مثال مخلع مجنون
شعر کشتم بدرد از تو من نگارا ہد آن بہ کہ یکرہ کنی مدارات مثال مخلع مجنون کی جو مرقوم متن ہے
مخلع بسیط مجزو مین وزن مقطوع الضرب والعروض ہے یعنی مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
مفعولن مقطوع کو مجنون کرین فعولن ہوا اور لفظ یکرہ شعر مذکور مین بمعنی یکبار ہے معنی شعر کے
یہہ ہین ظلمات ہوا مین بسبب درد کے یا ہوا مین صاحب درد تیری عشق مین ای معشوق بہتر یہہ ہے
کہ ایکبار کرے تو صلح اور مہربانی تقطیع یہہ ہے کشتم بدر مستفعلن د ازتو فاعلن نگارا فعولن ابہ
مستفعلن کنی فاعلن مدارا فعولن صاحب حاشیہ نے لفظ کشتم کو بکاف تازی مضموم پڑھا اور
یہہ لکھا ہے معنیش آنکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ اور صاحب شرح
اوس سے اعتراض بجا کیا مگر اپنی معنی اس تکلف سے لکھے جو سمجھ مین نہ آئین ہیں صاحب میزان الافکار
گوید معنیش اینکہ کشتم خود را یا کشتہ شدم از درد بسبب تو ای نگار تم کلامہ این معنی بد بطن
قائل ہست و از الفاظ شعر ہرگز پیدا نیست اولاً معروف را مجہول شمردن معلوم نیست کہ از کجا
قانون بیدا کشتہ و اگر بمعرفت گویند لفظ خود را از طرف خود بجا میزند تا معنی خیز گردد و حال آنکہ گشتم
بکاف فارسی فعل ناقص ہست کہ اسم و خبر میخواہد و ضمیر متکلم منفصل خواہ متصل اسم است و لفظ بدرد کہ
ظرف ہست متعلق بلفظ مبتلا شود و آن خبر گشتم باشد و حقیقت این ہست کہ از لطف معنی بدر گفتن
و درپی تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین ہست الحق کہ بر قائل آن صد آفرین ہست تم کلامہ ہم
مثال ہمہ مجنون بلبیت چرا ہمی بت من بمن نمی نگرد ۞ بیک دو بوسہ ہمی غم ندزدلم نبرد ۞۞

ت مثال سب ارکان مجبون کی جیساکہ بیت مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے چرا ہمی مفاعلن بہ بتا
من فعلن بمن نمی مفاعلن بگرد فعلن بیک دو مفاعلن ہمی فعلن عنزد لم مفاعلن ہنر زد فعلن ہم مثال
مطوی یا مجزو شعر دور مدارای صنم لب زلبم تا الفزاید بدل و سطر بم ت مثال مطوی کی مجزو ہے
شعر جیساکہ مرقومۂ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے دور مدا مفتعلن رای صنم فاعلن لب زلبم مفتعلن تا الفزا
مفتعلن ید بدل فاعلن و سطر بم مفتعلن هم و مااشلہ اوزان فارسی ازانجہت تمام نمی آریم کہ برین بحرہا
در پارسی شعر یافتہ نمی شود والا مثالہای کہ بتکلف گفتہ باشند این ست بحرہای دائرہ مختلفہ
ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام وکمال اس جہت سے نہین لائے کہ ان وزنون مین
شعر پارسی پائے نہین جاتے والا یعنے اگر پائے جاتے ہین وہ ایسی مثالین ہین کہ بتکلف کہی ہین یہہ ہین
بحرین دائرہ مختلفہ کی هم وافر ہم از بحرہای تازیان است و اصلش در دائرہ مفاعلتن باشد
شش بار در بنا اورا دو عروض و سہ ضرب باشد و بر سہ وزن آید یکی وافی دو مجزو ابیات این است
ت یہہ بحر بھی بحر تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے مین مفاعلتن ہے چہہ بار اور استعمال
مین اوسکے دو عروض یعنے سالم اور مقطوف اور تین ضرب ہین یعنے سالم اور مقطوف اور معصوب
ہین اور تین وزنون پر آتی ہے ایک وافی اور دو مجزو بیتین یہہ ہین هم شعر لنا غنم نسوقہا
غزار * کان قرون جلتہا العصی * عروض اور ضرب ہر دو مقطوف ست و این وافی است
ت پہلا شعر جو مرقومۂ متن ہے عروض اور ضرب دونون مقطوف ہین یعنی فعولن معنی یہہ ہین
ہمارے پاس گوسفند ہین کہ روان کرتے ہین ہم اونکو بہت سا دودہ رکھتے ہین گویا شاخین
پرانی اونکی مانند عصا کے دراز ہین غزار جمع غزیرہ کی اور جلہ بمعنی کلان اور عصی جمع عصا کی ہے
جلہ بکسر و تشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح بسیاری اور بہت سا دودہ کا ہونا اور
پانی اور میوونکا بہت ہونا منتخب سے تقطیع یہہ ہے لنا غنمن مفاعلتن نسوقہا مفاعلتن
غزار فعولن کانن قرو مفاعلتن ن جلتہا مفاعلتن لعصی فعولن یہہ وافی ہے هم ب شعر لقد
علمت ربیعۃ ان حبلک واہن خلق * عروض و ضرب ہر دو سالم است ت دوسرا شعر
جو متن مین لکھا ہے عروض اور ضرب دونون سالم ہین یعنی مفاعلتن معنی یہہ ہین ہر آئینہ جانا ہے
قوم ربیعہ نے یہہ کہ تحقیق رسی تیری سست اور پرانی ہے یعنے عہد و پیمان تیرا سست ہے

وافر

وہن بالفتح سستی اور سست ہونا منتخب سے حلق نشتین کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر بکسر لام
بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہہ ہے لقد علمت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن بحبلک واہ مفاعلتن
ہن خلقو مفاعلتن ہزج شعر اعاتبہا وآمرہا * فتغضبنی وتعصینی * عروض سالم وضرب معصوب ست
واین ہر دو مجزو است ت تیسرا شعر جو متن مین لکھا ہے عروض اوسکا سالم یعنے مفاعلتن اور
ضرب اوسکی معصوب یعنے مفاعیلن ہے معنی یہہ ہین کہ عتاب کرتا ہون اور حکم کرتا ہون اوسکو پس
غضب کرتی ہے مجھپر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہہ ہے اعاتبہا مفاعلتن وآمرہا مفاعلتن
فتغضبنی مفاعلتن وتعصینی مفاعیلن اور یہہ دو شعر اخیر مجزو ہین ہم وزن زحافش در دیگر ارکان معصوب
ومعقول ومنقوص استعمال کنند ودر صدر اعضب واقصم واعقص واجم بکار دارند ت اور سوا
عروض اور ضرب کے اور ارکان مین زحاف معصوب یعنے مفاعیلن اور معقول یعنے مفاعلن اور
منقوص یعنے مفاعیلُ استعمال کرتے ہین مثال معصوب کی یہہ ہے شعر اذا لم تستطع شیئاً فدعہ
* وجاوزہ الی ما تستطیع * عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنے فعولن اور باقی ارکان سب
معصوب یعنے مفاعیلن اگر کوئی ہزج کا گمان کرے وہ مسدس عربی مین نہین آتی مثال معقول
یعنے مفاعلن کی یہہ ہے شعر منازلٌ لفرتنا قفارٌ * کانما رسومہا سطورٌ * معنی اس شعر کے
یہہ ہین کہ مکانات معشوقہ فرتنا کی خالی گویا کہ علامات باقیہ اونہین مکانات کی مثل سطور کے
اور مانند نقوش کے ہین کہ دلالت کرتے ہین حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہہ ہے
منازلن مفاعلن لفرتنا مفاعلن قفار فعولن کانما مفاعلن رسومہا مفاعلن سطور فعولن مثال
منقوص یعنے مفاعیلُ کی شعر لسلامۃ دار بحفیر * کباقی الخلق السحق قفارٌ * ترجمہ یہہ ہے
واسطے حبیبہ سلامہ کے گھر ہے موضع حفیر مین مانند کہنہ جامہ از ہم رفتہ کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع
یہہ ہے بسلام مفاعیلُ تدار ذب مفاعیلُ حفیرن فعولن کباقل مفاعیلُ لخلقس سحق مفاعیلُ قفار د
فعولن اور صدر مین اس بحر کی اعضب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنے مفعولن اور اعقص یعنی مفعول
اور اجم یعنے فاعلن استعمال کرتے ہین ہم وارباب پارسی بتکلف در وافی عروض وضرب ہر دو سالم
یا ہر دو معصوب یا ہر دو مقطوف بکار دارند ودر مجزو ہر دو سالم یا عروض سالم وضرب معصوب ست ۱۸۰
وامّا فارسی مین بہ تکلف وافی مین عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعلتن یا دونون معصوب

کہ پسر دکیا ہو واسطے شور رقم کے اور ورم لہات کے اور درد کان کی اور تقویت اعضای ضعیفہ کے
نافع ہو اگر اوسکو استعمال کرین بدون پینے کے اور اسی طرح استسقا اور فساد مزاج کو فائدہ کرتا ہے
لیکن پینا اوسکا خطرہ رکھتا ہے مصلح اوسکے بھی شکر اور شہد مین آور ماء الرصاص الاسود یعنی
وہ پانی کہ سیسا گرم اوس مین بجھاوین قولنج کو پیدا کرتا ہے اور حبس بول کو بھی آور وہ پانی کہ قلعی
گرم کرکے اوسمین سرد کرین قریب اسکے ہے اور اوپر بیان ہو چکا ہے کہ سب پانی معاون کے
عسر البول پیدا کرتے ہین خاصہ کہ ایک مدت تک پیین اگرچہ ذہبی اور فضی اور حدیدی ہون فائدہ
بیچ بیان صاف اور پاک کرنے اچھے پانی کے اور اصلاح ردی پانیون کی اور تصفیہ کدر پانیون
کے جاننا چاہیئے کہ پانی صالح کو اگر چاہین کہ لطیف زیادہ اور ہلکا زیادہ ہو بیچ مٹی کے باسن کے رکھین
اور پانی کہ اوس سے ٹپکے اچھے باسن مین لیوین کہ یہ پانی نہایت الطف ہوتا ہے اور اسکا نام
ماء التقطیر ہے اور ہرچند موضع بلند سے تقاطر کرے بہتر ہے اور وہ تبرید دل گرم کو اور خفقان گرم کو
نفع بہت کرتا ہے لیکن اصلاح میاہ ردی کی کئی طرح سے کرتے ہین ایک وہ کہ تصعید و تقطیر
کرین یعنے عرق بناوین اور بہترین طریق تقطیر مین مختار بقراط کا یہ ہے کہ پانیون کو دیگ مین ڈالین
اور اوپر دیگ کے لکڑیان رکھین اوپر جبیل تقاطع کے اور ان لکڑیون پر صوف نیا ڈھنکا ہوا رکھین
اس طور پر کہ سر دیگ کو بالکل چھپا لیوے پس نیچے دیگ کے آگ روشن کرین تو بخار صوف مین
آوے اور نیچے دیگ کے ٹپکتا ہے اور صوف کے پانی کو امتحان کرنے مین جس وقت پانی شیرین
معلوم ہو صوف کو اوٹھا کر ایک باسن مین نچوڑین اور اسی طرح جسقدر کہ چاہین لیوین اور
ہو وے تین بار عرق نکالا ہو دیگ کا پانی گرا دین اور پانی ڈالین اس عمل سے پانی شور اور تلخ شیرین
ہو جاتا ہے دوسرا وہ کہ اوپر کنارے پانی کے کہ شور اور ردی ہو گڑھا کھودین کشادہ تو پانی وہان کہ
اس گڑھے مین ٹپک آوے بعد اوسکے پہلو اس گڑھے کے گڑھا دوسرا کھودین اور پانی کو بطریق
ترشیح کے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین منتقل کرین یہانتک کہ شیرینی پیدا کرے اور پانی
اگر زمین نواحی دریاے شور کی ہو اچھی زمین مین کہ شوریت سے خالی ہو گڑھا کھودین اور
دریا سے وہان اوٹھا لاوین بعد اوسکے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین پھیرتے
یہان تک کہ شیرین ہو تیسرا وہ کہ پانی کو جوش کرین یہانتک کہ تہائی رہجاوے بہتر ہوا۔

ف ماء رصاصی

ف صاف کرنے پانی کا

ف اصلاح پانی ردی کی

اگرچہ سو رطل پانی کے ایک رطل سرکہ انگوری ملا دیں اور جوش کریں تو چوتھائی حصہ رہ جاوے
نہایت بہتر ہے اور جاننا چاہئے کہ اطبا بیچ پانی جوش کیے کے اختلاف رکھتے ہیں بعضے اس امر پر ہیں
کہ اوسکو جو جوش کریں لطافت قبول کرتا ہے اور برودت اوسکی دور ہو جاتی ہے اور شیخ رئیس
بھی اسی امر پر ہے اور یہ لوگ اوپر اثبات اپنے مدعا کے دلیل لاتے ہیں اول پہلی وہ کہ تجربہ میں
پہونچا ہے کہ نفخ پانی مطبوخ میں کمتر ہوتا ہے اور معدے سے جلد منحدر ہوتا ہے اور یہ دو صفت
خاصہ لطافت کا ہے دلیل دوسری وہ کہ وزن پانی مطبوخ کا ہلکا زیادہ غیر مطبوخ سے ہوتا ہے
اور یہ بھی نشان لطافت کا ہے اور بعضے اس امر پر ہیں کہ پانی طبخ سے غلیظ زیادہ اور کثیف زیادہ
ہو جاتا ہے اور دلیل لاتے ہیں کہ جو اوسکو جوش کرتے ہیں شک نہیں ہے کہ جو لطیف ہے
صعود کر جاتا ہے اسواسطے کہ لطیف شدید زیادہ ہوتا ہے واسطے قبول کرنے صعود کے اور
جسوقت لطیف اجزا علیحدہ ہوے جو باقی ہے لامحالہ کثیف ہوگا بسبب غالب ہونے اجزا
ارضی کی اوسپر اور ظاہر ہے کہ ان پانیوں سے کوئی خالی اختلاط اجزا سے ارضی کے نہیں ہے پس
طبخ مطلقا مزید کثافت ہے اور جو خفت وزن اور قلت نفخ کو کہا ہے تو ہم نہیں مانتے ہیں کہ
سب پانیوں میں پایا جاوے جیسا کہ تجربہ سے ظاہر ہوا اور شیخ رئیس بیچ رد اس امر کے کہتا ہے
کہ صعود کرنے والا ہرچند لطیف ہے پانی سے لیکن کثیر المخالفت نہیں ہے اسواسطے کہ پانی
متشابہ الاجزا ہے بسبب بسیط ہونے کے یا قریب بسیط ہونے کے اور وجود نفخ پانی میں جو لوگ
کہتے ہیں ثابت نہیں ہے اور وہ پانی کہ بعد طبخ کے باقی رہتا ہے ہرچند کثیف زیادہ متصعد
سے ہے لیکن نسبت اوسکے کہ قبل طبخ کے تھا لطافت حاصل کی ہے اور حال اور علت ضرورت
حصول لطافت کی طبخ سے یہ ہے کہ غلظت پانی کی دو امر سے باہر نہیں ہے ایک یہ کہ
بسبب برودت کے کثافت عارض ہو اور زوال اسکا طبخ سے ظاہر ہے دوسرا یہ کہ اختلاط
اجزاے ارضی سے غلظت ظاہر ہوئی ہو یہ بھی طبخ سے دور ہوتا ہے اسواسطے کہ اجزاے
ارضی بالطبع پانی سے جدا ہوتے ہیں رسوب بنکر بسبب ثقل ہونیکے کہ کثافت کو لازم ہے الا
لیکن جو اجزا کہ نہایت چھوٹے ہیں اور پانی میں طرف غلظت رکھتا ہے اجزاے ارضی
پانی سے جدا نہیں ہو سکتے اور طبخ سے رقت اور تخلخل پانی میں ظاہر ہوتا ہے اور اس سبب

اجزاے صغار ارضی قادر ہوتے ہین او پہ تمیز اور ترسب سے لیے اور پانی لطیف ہوتا ہی پس طبخ لطافت کو فی الجملہ زیادہ کرتا ہے اور شارح بعد ذکر کرنے دونون قول مختلف کے واسطے موافقت دونون قول کے کہتا ہے کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین دو طرح ہے ایک وہ کہ شدت سے نہو مانند پانی عاک کے یعنے وہ پانی کہ بالذات پاک ہو اور واردات خارجی سے غلاظت حاصل کرے اور شک نہین ہے کہ یہ پانی طبخ سے لطیف ہوجاتا ہے دوسرا وہ کہ ملنا اجزاے ارضی کا پانی مین شدید ہو یہان تک کہ جدا ہونا اوس سے دشوار ہو مانند پانی معادن کے اور پانی دریاے شور کے کہ بالذات غلظت رکھتے ہین ایسے پانی لامحالہ طبخ سے کثیف ہوتے ہین اور وجہ لطافت کی پہلے پانی مین اور کثافت کی دوسرے پانی مین بسبب طبخ کے دلائل مبالغہ سے پوشیدہ نہین ہے اس لئے کہ کہا گیا ہے کہ اجزاے ارضی جو باسانی پانی سے جدا ہوسکتے مین جلد تر رقیق اور متحلل ہوتے ہین اور تحلل اجزاے ارضی کا زیادہ کرنیوالا لطافت کا ہی بخلاف اسکے کہ جدا ہونا اجزاے ارضی کا پانی سے دشوار ہو کہ اس صورت مین تحلل اجزاے ارضی مین کمتر ہوتا ہے اور ساتھ اجزاے مائی کی اکثر اور یہ کثافت کو زیادہ کرتا ہی اور طریق دوسرا بیچ دفع کرنے رداءت پانی کی وہ ہے کہ مٹی پاک کو خاص کہ مٹی شہر کے لیا ہو ملا دین پانی مین اور رکھدیوین تو صاف ہو اور جسقدر رکھا رکھین بہتر ہو لیکن طریق تصفیہ پانی گدلا اور غلیظ کا یون ہے کہ گٹھلی زرد آلو کی ملا دین یا گل ارمنی کو یا ستو گیہون کو ساتھ تھوڑی شب یمانی کی یا تھوڑی زاج مسحوق کو لیکن شب اور زاج کو لینے امکان تک نہ ملانا چاہیے کہ وہ ضرر سے خالی نہین ہے اور اگر چنگاری اچھی لکڑی کی پانی مین سرد کرین تصفیہ کرتا ہے اور جو بیچ اصلاح پانی ردی کی گذرا مصفی کدورت کا ہی اور کھانا پیاز کا تریاق پانیون ردی کا ہے اور کھانا ہلیلہ کا بہتر ہو اور اوقات منع کرنے پینے پانی سے اور پینا فع [illegible] اوسکے بیچ تدبیر ماکول و مشروب کی آوینگے انشاء اللہ تعالے **القسم الثالث فی النوم والیقظۃ** اور تیسری قسم اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ بیان سونے اور جاگنے کے اما النوم فیبرد الظاہر ویسخن الباطن لیکن سونا پس وہ سرد کرتا ہے ظاہر بدن کو اور گرم کرتا ہے باطن کو و [illegible] ان قصر او قلہ کہتا ہے باطن کو اگر کوتاہ ہو زمانہ سونیکا و بیرد و یجفف ان طال او سرد کرتا ہی اور خشک کرتا ہے باطن کو

[illegible]

اگر دراز ہو زمانہ سونیکا اسواسطے کہ خواب طویل اگرچہ اوپر امتلاء معدے کی ہو اکثر حکم خواب خالی کا لیتا ہے اسواسطے کہ جو حرارت ہضم کرنی غذا سے فراغت پاتی ہی روح مین لگتی ہی اور روح کو تحلیل کرتی ہے اور خشکی لاتی ہی پس دونون خواب برے ہین اور اچھا خواب معتدل ہی اور جو بیچ ضمن بیان طرف کی اچھائی درجے میانے کی سمجھی جاتی ہی مؤلف اوسکے ذکر مین مشغول نہوا لیکن ہم مفصل کہتے ہین

والیقظۃ بضد ذالک اور جاگنا پیدا کرتا ہے ضد اوس چیز کی کہ بیچ سونے کے بیان ہوا پوشیدہ نرہے کہ نوم دو طور ہے طبیعی اور غیر طبیعی یہان تعریف طبیعی کی مذکور ہوتی ہی اور نوم طبیعی اگر اعتدال سے ہو محمود ہی ورنہ مذموم لیکن غیر طبیعی مطلق مذموم ہی اسواسطے کہ وہ مرض ہی مثال اوسکی سبات ہی اوسیطرح بیداری طبیعی ہی اور غیر طبیعی مثال غیر طبیعی کی سہر ہی اور وہ مرض ہی اور یہان بیداری طبیعی مذکور ہوتی ہی لیکن نوم کی اسطرح تعریف کی ہے کہ ہو ترک النفس استعمال الحواس ترکا طبیعیا یعنے سونا وہ ہی کہ چھوڑ دے نفس ناطقہ استعمال کرنی حواس کو بطور ترک طبیعی کے اور طریق حصول خواب کا یہ ہی کہ رطوبت معتدلہ بیچ دماغ کے جمع ہوتی ہی بسبب حاصل ہونی رطوبات بخاری کے عروق سباتی سے طرف دماغ کی پس رطوبات مذکورہ سست کرتی ہین اعصاب کو اور کثیف کرتی ہین مسالک اعصاب کو اور غلیظ کرتی ہی روح نفسانی کو اور اس سبب سے روح نفسانی بیچ مسالک اعصاب کے نفوذ نہین کرتی ہی اور حواس ظاہری مین سکون ظاہر ہوتا ہی اور حرکت موقوف ہوتی ہی مگر اوسقدر حرکت کہ بیچ زندگی کے ضرور ہے سلامت رہتی ہی مانند تنفس اور نمو اور ہضم کے لیکن یقظہ بالتحریک ضد نوم کے ہے اور تعریف یقظہ کی ایسی کی ہے کہ حالۃ طبیعۃ یستعمل فیہا الحیوان الات الحس والحرکۃ عند انصباب الروح النفسانیۃ فیہا موثرۃ یعنے بیداری ایسی حالت ہی طبیعی کہ کام فرماوے اوس حالت مین حیوان آلات تنفس اور حرکت اپنی کو نزدیک نفوذ کرنے روح نفسانی کے آلات مین بشرط تاثیر کے جاننا چاہیے کہ یقظہ مفلوج کا بسبب قید نفوذ کرنے روح کے اور اوسکی تاثیر کے تعریف یقظہ مین داخل رہتا ہے اسواسطے کہ نہ حرکت کرنا اوسکا بسبب نفوذ کرنے روح کے ہے یا بسبب نہ تاثیر کرنے روح کے بواسطہ منفعل ہونے آلات حس اور حرکت کے اوس سے جیسا کہ اوسکے محل مین مذکور ہے اور وجہ اضطرار کی نوم اور یقظہ سے ظاہر ہے کہ انتظام حس اور حرکت کا اور نظام اسباب آخرت کا اور معیشت کا موقوف بیداری پر ہے پس بیداری ضرور ہوگی اور اس سبب سے کہ ہمیشہ ہونا

بیداری کا سبب تشویش فعل نفس کی اور تحلیل روح کا اور تعب اور ہلاکت کا ہے احتیاج بخواب بھی لازم آئی تو اوسقدر اجزاے روح سی کہ بسبب حرارت اور حرکت یقظہ کے خرچ ہوتی ہے عوض اوسکے بیچ نوم کے پھر پیدا ہوتی ہے اور اطبا نے یقظہ کو حرکت سے مشابہت دی ہے اور نوم کو سکون سے لیکن تشبیہ یقظہ کی حرکت سے اس سبب سے ہے کہ حرکت تسخین اور تجفیف اور تحلیل کرتی ہے اور روح کو طرف ظاہر کے متوجہ کرتی ہے اور یقظہ بسکو تسخین کرتا ہے بسبب پہونچنے روح اور حرارت غریزی کے اور تجفیف اور تحلیل کرتا ہے بسبب تقلیل اغتذاے بدن کے اوسمین اور روح کو طرف ظاہر کے لاتا ہے بسبب تحریک روح اور حرارت غریزی کی خارج بین لیکن تشبیہ نوم کی سکون سی اس سبب سے ہے کہ جیسا سکون ساکن کرتا ہے روح اور بدن کو اور ترطیب کرتا ہے بسبب قلت تحلیل کی اور دور کرتا ہے اعیا اور ماندگی کو اور مدد دیتا ہے اوپر ہضم غذا کے اور نضج مواد کے اور مواد کو تحریک نہین کرتا ہے اسیطرح نوم بھی روح اور بدن کو ساکن رکھتا ہے اور بدن کو ترطیب کرتا ہے بشرط عدم افراط کے بواسطے بہت غذا کرنے بدن کے نوم مین اور دور کرتا ہے تعب اور ماندگی کو اور مدد کرتا ہے اوپر ہضم اور نضج مواد کے اور تحریک نہین کرتا ہے مواد کو لہذا بیچ فساد ہضم اور ثوران اخلاط کے اچھی تدبیرون سے تو ہم ذکر کیا ہے اور تدبیر خواب اور یقظہ کی اور یہ امر کہ نوم محمود کون ہے اور مذموم کون اور معتدل کیا فائدہ رکھتا ہے اور کسکو کہتے ہین تفصیل بیچ بحث تدبیر النوم والیقظہ کے آویگی القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون قسم چوتھی اسباب ستہ ضروریہ سے ثابت ہے بیچ حرکت اور سکون کی اور عام ہے کہ حرکت تمام بدن کی کل مکان سے ہووے یا حرکت اجزاے بدنکی اجزاے مکان سی ہو اور تعریف حرکت اور سکون کی اسطرح کی ہے کہ الحرکۃ ہی خروج المادۃ من القوۃ الی الفعل بالتدریج والسکون ہو بقاء المادۃ علے القوۃ او علے الفعل اور حرکت چار قسم ہے اینی وضعی کمی کیفی اور تعریف ہر ایک کی ان حرکات اربعہ سے بیچ بحث نبض کی ساتھ بہت فائدون کے ہم ذکر کرتے ہین انشاء اللہ تعالی اب وجہ اضطرار انسان کی طرف نوم اور یقظہ کے بیان کرتے ہین لیکن حاجت طرف حرکت کے اس سبب سے ہے کہ حرارت غریزی ہمیشہ فعل کرتی ہے بیچ سب اون چیزون کے کہ جو بدن پر وارد ہوتی ہین اور بسبب دوام

القسم الرابع فی الحرکۃ والسکون

فعل کا اوسکو کلال اور عاجزی تحلیل فضلات سے عارض ہوتا ہے پس لازم ہے کہ تھوڑا تھوڑا فضلہ زائد رہے
اور ظاہر ہے کہ فضلہ مذکور اگر بہت دنون مین جمع ہو حرارت کو چھپا لیوے اور سرد کرے اسی سبب
سے حاجت طرف حرکت کے ضرور ہوئی تو حرکت کے سبب سے فضلہ زائدہ تحلیل ہو جاوے اور
حرارت غریزی روشن ہو اور منطفی نہو لان الحرکۃ من شانہا التسخین اور ابن ابی صادق کہتا ہے
کہ حیوان بالطبع محرک پیدا ہوا ہے اور جو چیز جس چیز پر مخلوق ہوئی اوس چیز کا اوس سے تعطل محال
ہے پس حیوان بالذات محتاج طرف حرکت کے ہے قطع نظر اور امر کے لیکن اضطرار آدمی کا
طرف سکون کے واسطے راحت بدن کے ہے تعب حرکت سے اسلیے کہ اگر حرکت ہمیشہ ہو
رطوبات بالکل تحلیل ہو جاوین بلکہ پیدا نہون اور اس سبب سے حرارت بھی زائل ہو جاوے
اور عجائب حکمت اللہ تعالی سے یہ ہے کہ واسطے ہر ایک کے اسباب ضروریہ سے ایک محرک
اور باعث طبیعی مقرر فرمایا ہے تو آدمی کو اوس سے مضطر کرے جیسے بھوک اوپر کھانے کے
اور پیاس اوپر پینے کے اور ماندگی اور اونگہ اوپر سونے کے اور ہونا آدمی کا صناعی للماکول والملبوس
والمسکن اوپر حرکت کے اور اسی قیاس پر اور اگر ایسا نہوتا کبھی امر ضروری مین تقصیر ہوتا اور
ہلاکت کو پہونچتا اما الحرکۃ فتسخن لیکن حرکت بالذات گرم کرتی ہے والسکون یبرد اور سکون سرد کرتا ہے
وحرکۃ الجماع یجفف وینقص الحرارۃ الغریزیۃ بعد مدۃ اور حرکت جماع کی خشک کرتی ہے اور کم کرتی ہے
حرارت غریزی کو بعد اوسکے سرد کرتی ہے **فائدہ** حرکت چھ طرح ہے شدید ضعیف کثیر
قلیل سریع بطی اور ہر ایک کا حکم جدا ہے لیکن حرکت شدید حرکت قوی کو کہتے ہین اور فرق
درمیان شدید اور سریع مین یہ ہے کہ حرکت قوی تفاوق اور مانع کو دفع کرتی ہے اور اوس سے اثر
قبول نہین کرتی اور سریع وہ ہے کہ مسافت کو قطع کرے بیچ تھوڑے زمانے کے قوت سے ہو یا
ضعف سے اور ضعیف ضد قوی کی ہے اور بطی ضد سریع کی اور معنی قلیل و کثیر کے ظاہر ہین بالجملہ فعل
قوی کا مانند فعل ضعیف کے نہین ہوتا اور فعل کثیر کا مانند فعل قلیل کے نہین ہوتا اور فعل سریع کا
مانند فعل بطی کے نہین ہوتا اور درمیان ان تینونکے درجہ وسط کا کہ معتدل ہے لازم ہے پس اقسام
حرکت کی بیچ اضداد و ساتھ معتدلات کے نو ہوتے ہین اور جو ان کو ساتھ آپس کے کہ ممکن الترکیب ہین
مرکب کرین ستائیس قسم حاصل ہوتی ہین ضرب کرنے نو سے بیچ تین کے اسطور پر کہ شدید کثیر سریع

شدید کثیر بطی شدید قلیل سریع شدید قلیل بطی شدید کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطو کے شدید قلیل
معتدل بیچ سرعت اور بطو کی شدید بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کی شدید سریع معتدل بیچ کثرت
اور قلت کے شدید معتدل بیچ کثرت اور قلت کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطو کی ضعیف قلیل بطی
ضعیف قلیل سریع ضعیف کثیر سریع ضعیف کثیر بطی ضعیف سریع معتدل بیچ قلت اور کثرت
کے ضعیف کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطو کے ضعیف قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطو کی ضعیف
بطی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے ضعیف معتدل بیچ قلت و کثرت کی اور معتدل بیچ سرعت
اور بطو کے کثیر سریع معتدل بیچ شدت اور ضعف کی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل
بیچ سرعت اور بطو کے قلیل بطی معتدل بیچ شدت اور ضعف کے قلیل معتدل بیچ شدت
اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطو کے سریع معتدل بیچ سرعت اور ضعف کے
اور معتدل بیچ کثرت اور قلت کے سریع قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے بطی معتدل
بیچ کثرت اور قلت کی اور معتدل بیچ ضعف اور شدت کی بطی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کی
معتدل بیچ تینوں کے یعنے بیچ شدت اور ضعف کے اور بیچ کثرت اور قلت کی اور بیچ سرعت اور
بطو کے اور بیان نہیں کہ حرکت بالذات تسخین اور تحلیل کرتی ہے اور تبرید لوس سے وقت افراط
کے بالعرض ہو جیسا کہ بیان اوسکا آویگا لیکن تسخین بعض حرکت کی قوی زیادہ ہے تحلیل سے اور
تحلیل بعض کی تسخین سے لیکن حرکت سریع قوی قلیل سخونت اوسکی تحلیل سے بہت ہے اور
حرکت بطی ضعیف کثیر تحلیل اوسکی زیادہ تسخین سے ہے اور وجہ کثرت کی بیچ صورت پہلی کے
تو یہ ہے کہ سخونت بیچ قوت کی ہے اور زمانے درازکی محتاج نہیں ہے جسوقت حرکت سرعت اور قوت سے ہو
بیچ تھوڑے زمانے کے سخونت کثیر پیدا کرتی ہے اور ساتھ اسکے تحلیل کم کرتی ہے بسبب قلت زمانے کے اسواسطے
تحلیل کی ترقیق کرنا اور بخار بنانا مادہ کا شرط ہے اور واسطے ترقیق اور تجزیہ کے طول زمانہ کا لازم ہے اور وجہ
کثرت تحلیل کی دوسری صورت میں یہ ہے کہ بسبب طول زمانے کے بیچ مادہ کی تجزیہ بہت ہوتی ہے اور اس سبب سے
کہ میل طرف بطو اور ضعف کی رکھتی ہے سخونت کم کرتی ہے اسواسطے کہ اس حالت میں احتکاک ضعیف ہوتا ہے اور
غلبہ سخونت کو شدت احتکاک لازم ہے اور افراط حرکت کی اور سکون کی برودت پیدا کرتی ہے لیکن وہ صورت
[illegible] رطوبت غریزی کی تحلیل کرتی ہے اور تحلیل رطوبت کی حرارت

تحلیل ہوتی ہی اور وجہ برودت کی فرط سکون سے اس سبب سے ہی کہ فرط سکون موجب کرتا ہی احتباس رطوبت کو
پس سکون واسپر غالب ہوتا ہی اور واجب کرتا ہی انغمار اور اضمحلال حرارت غریزی کا پس غالب ہوتی ہی برودت اور سکون
معین زیادہ ہی اوپر ہضم غذا کی اس سبب سے ہی کہ قوت ہاضمہ کی معدے میں ہی مثلاً شک نہیں ہی کہ وہ جسم معدے میں سے
پس غذا کہ وارد ہوتی ہی پہلے اثر ہضم کا پہونچتا ہے اون اجزاے غذا کو کہ جو معدے سے ملے ہیں بعد اوسکے
تجاوز کرتا ہی ہضم اور اثر کرتا ہے اجزاے مجاورہ میں یہانتک کہ بیچ تمام غذا کی عام ہوتا ہی پس بیچ وقت ہضم کی اگر سکون
واقع ہی تاثیر ہضم کی بطور برابری کے فعل کو تمام کرنیوالا ہوتا ہے اور اگر حرکت واقع ہووے غذا
معدے میں ہلتی ہے اور ہضم قاصر ہوتا ہی اس سبب سے کہ بیچ اس صورت اجزاے غذا کے
مستبدل ہوتے ہیں اور مناسبت اجزاے معین غذا کی ساتھہ معدے کے قائم نہیں رہتی ہی
اور اس سبب سے ہضم قصور واقع ہوتا ہے لیکن حرکت ضعف کہ باعث جنبش غذا کی ہو
مانند سکون کے ہے بیچ باطل کرنے ہضم کے لیکن حرکت معتدل قبل تناول غذا کے متقوی
ہضم ہوتی ہی اسلیے کہ گرم کرتی ہی اعضاے ہاضمہ کو اور اوٹھاتی ہے حرارت غریزی کو اور تحلیل
کرتی ہے فضول کو اور حرکت بعد ہضم غذا کے معین زیادہ ہوتی ہے اوپر انحدار کے اس سبب سے
کہ ہلاتی ہی غذا کو اور فضول کو بعد اوسکے اوتارلاتی ہے اعلے سے نیچے کو اور جماع حرکات سے
ریاضت ہے اور وہ علیحدہ کہی جاویگی لیکن خشکی جماع سے اس سبب سے حاصل ہوتی ہے
کہ جماع میں رطوبات قریب العہد بالانعقاد اکثر مستفرغ ہوتے ہیں اور نقصان حرارت
غریزی میں ہوتا ہے اسلیے کہ ساتھہ منی کے جو ہر روح بھی نکلتا ہے بسبب لذت کے لہذا جو
شخص کہ جماع سے لذت بہت پاتا ہے ضعف اوسکو بشدت ہوتا ہے اور جب نقصان روح کا واقع
پڑتا ہے برودت بالضرور غالب ہوتی ہے بالجملہ افراط جماع مضر زیادہ سب چیزوں سے ہے
خصوصاً کہ ساتھہ انزال کے ہو لیکن اگر موافق تقاضاے طبیعت کے بیچ وقت معتدل کے ساتھہ
عورت مرغوب الطبع کے واقع ہو اور بدون تعب اور تکلیف کے ہو باعث تقویت روح اور انتعاش
حرارت غریزی کا ہے اور بدنکو گرم کرتی ہی گرمی معتدل خصوصاً جوانوں کو کہ دموی مزاج ہوں اور
امن میں رکھتی ہی امراض کثیرہ سے پس ایسی جماع جملہ ضروریات سے ہیں اور مضرات سے وہی جماع ہے
کہ بدون حاجت کے اور ساتھہ تعب بہت کے اور ساتھہ انزال کثیر کے واقع ہو **فائدہ** بیچ تدبیر جماع کے

مثمنات مین بنچا ہیے ہان اور مسباعیات مثمن اگر ہین تو مسا وسے ہین
کوئی اس سے دراز تر نہین پس آخر مین ان وزنون کی تسبیغ بنچاہیے کہ بیت دائرے
سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع مین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
ونون کے جانتے ہین کہ مسبغ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف
ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا اور جب یہہ الف
ونون یا امثال الف ونون درمیان بیت کے حشو مین واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نہان اور زمین اور مکین حشو مین بروزن فعَل گنے جاتے
ہین پس اس وزن کے آخر مین بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیساکہ کہا ہنی صاحب
حاشیہ نے اس جگہہ یہہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آخر مصراع آہ مخفی نماند کہ
اہل فن وخود مصنف علام در اول این کتاب بتصریح کردہ اند کہ دو ساکن را در آخر مصراع
از اسباغ شمرند معتبر نیسازند پس توجیہ کلام مصنف آنست کہ مراد از آخر مصرع آخر مصراع
اول است در صورتیکہ مصرع نباشد و بہمین معنی تصحیح میشود قولہ چہ امثال آن درمیان بیت
والاکلام در آخر مصراع است نہ در وسط و این توجیہ اگر چہ بظاہر وجیہ مینماید لیکن مراد
مصنف علام نیست زیرا کہ در وزن ثانی مربع این بحر در مابعد در عروض وضرب ہر دو
تخلیعہ اعتبار دو ساکن مینماید مگر آنکہ گویند در مثمن بنظر ضرورت یعنے تا زیادت بر اصل دائرہ
لازم نیاید دو ساکن اعتبار نکنند و مراد از درمیان بیت در بیت است ہر جا کہ باشد وآن
نہایت توجیہ از جانب مصنف ست لیکن اینہم پسندیدہ اش نیست چہ او بضرورت نیز روا دارد
چنانکہ در وزن دوم مربع خواہد آمد و تحقیق کہ مراد از دو ساکن الف ونون است خصوص
کہ آنرا مصنف جابجا قائم بمقام یک ساکن قرار دادہ اگرچہ در آخر باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ
حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ ہزج مثمن سالم وغیرہ
مین تسبیغ کرنا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ساکن
مثل الف اور نون خواہ مثل اوسکے یا نون آخر مصرع اول خواہ آخر مین ہین مثل
انسان اور حیوان اور تسکین اور تمکین کے اونکو ایک حرف شمار کیا چاہیے کسواسطے کہ

یہ الف اور نون اور یا و نون اور واو و نون حشو مین بمقام ایک حرف کے لیے جاتے
ہین اور نون بعد مدہ کے محسوب نہین ہوتا چونکہ ہزج مثمن سالم وغیرہ مین ضرورت ہے کہ
بیت دائرے سے خارج نہو یہان دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خواہ اوسکے امثال کو
بمقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان مسدس کے وہان اسکی ضرورت نہین
چاہین دو حرف ساکن یا اور الف و نون کو ایک حرف شمار کرین چاہین صاحب حاشیہ کہ
آخر مصرع اول کہتا ہے اور مصرع ثانی کو چھوڑ دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے
در بیت کہتا ہے اور کبھی لکھتا ہے کہ وزن مربع مین مصنف نے الف و نون کو بضرورت
بجاے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراض
کرتا ہے این چہ سخن چہ او محقق علیہ الرحمہ نے وزن مربع مین الف و نون کو مسبغ کہان
قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیون کا لکھتے ہین اور خود اوسکو محذوف کہتے ہین یعنی الف و
نون کو بجاے ایک ساکن قرار دیتے ہین اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج مثمن
سالم وغیرہ مین مسبغ کہنا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے بہتر ہے
پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمین اگر دو حرف ساکن آخر مین پڑین
اوسکو مسبغ نہ سمجھنا چاہیے کہ ساکن دوم معتبر نہین وہ وزن سالم ہے الا وزن مربع حکم
وزن مثمن رکھتا ہے کسواسطے کہ مربع کے دونون مصرع ایک مصرع مثمن کا ہے حقیقت مین
ہم دو وزن اول مسدس را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ **بیت** ہلا زیبا رخا
برخیز و پیش آر ٭ می با دو رخت ہمرنگ و ہم بوے ٭ **ت** پہلا وزن مسدس کا اس طرح ہے
کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان جیسا کہ بیت
مرقومہ متن سے ہے اور ہلا زیبا رخا شعر مذکور مین ای آگاہ ہو ای محبوب خوبرو تقطیع یہہ ہے
ہلا زیبا مفاعیلن رخا برخی مفاعیلن ز پیشار فعولان می با دو مفاعیلن رخت ہمرن مفاعیلن
گ و ہم بوی فعولان ح قولہ مقصور یا محذوف الخ باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف
ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم مغیر وزن نیست لہذا قصر یا حذف عروض را
با قصر ضرب دو وزن واحد شمارند و بالعکس را نیز و ہمچنین عروض سالم و ضرب مسبغ یا مذال

وبالعکس را واحد الوزن بشمارند تم کلامہ معلوم ہو کہ نزد ایشان چہ معنی وارد بلکہ مذہب جمہور یہی ہے کہ اجتماع حذف وقصر آخر مین مغیر وزن نہیں ہے دوسرا حاشیہ یہہ ہے ح بلا زیبا مفاعیلن خابرخی مفاعیلن ریشا فعولان مای بادو مفاعیلن رخشم عفا عیلن کبوئی فعولن تم کلامہ معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کر کے کبوئی کو بروزن فعولن لکھتا یعنے چہ ہم وزن دوم را عروض ہم مقصور ست یا محذوف وضرب محذوف برینگونہ **بیت** فروغ روے او چون نور خورشید ٭ نسیم زلف او چون بوی عنبر ٭ ست اور وزن مسدس کا دوسرا یہہ ہے کہ عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے فروغی رو مفاعیلن یا و چو نو مفاعیلن ز خرشید فعولان نسیمی زل مفاعیلن فا و چو بو مفاعیلن یعنبر فعولن ہم وزن اول مربع را عروض وضرب سالم بود برینگونہ **بیت** بیاران می کہ پنداری ٭ روان یا قوت تابستی ٭ و یا چون برکشیدہ تیغ ٭ پیش آفتابستی ٭ ست وزن پہلا مربع کا اسطرح ہے کہ عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ شعر مرقومہ متن مین ہے تقطیع یہہ ہے بیارامی مفاعیلن کپنداری مفاعیلن روا یاقو مفاعیلن تتابستی مفاعیلن و یا چو بر مفاعیلن کشیدہ تی مفاعیلن غپیشی آ مفاعیلن فتابستی مفاعیلن نہین تیغ کا متعلق بمصرع ثانی ہے اور یاقوت بابستی اور آفتابستی بمعنی یاقوت تابست آفتاب ست اور حرف یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یاقوت تابستی یعنی پنداری کہ مثل یاقوت تابی و روشنی دارد در ینصورت ایطا در قافیہ باشد لیکن چون ایطا خفی ست باکی ندارد آنانچہ در بعض نسخ بابستی بباء موحدہ قبل الف و بیای مثناۃ تحتانی قبل سین واقع شدہ باعتبار معنی چندان چسپان نیست وتعلق پنداری را بخوبی صلاحیتی نمیدارد تم کلامہ معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستی کو بابستی گمان کرنا سوا اسکے ناواقفیت فن سے اور کیا کہا چاہیے آور گمان ایطا بھی ان قافیون مین بیجا ہے کہ واسطے کہ آفتاب بمعنی خورشید ہے اس جگہہ نہ بمعنی تابش مہر چنانچہ صاحب برہان لکھتا ہو کہ معنی ترکیبی آن آفت آب ست و بحسب اصطلاح شمس را گویند اور صاحب سراج اللغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید ست و بمعنی خورشید مجاز ست بخلاف مہتاب کہ بمعنی روشنی ماہ ست
و بمعنی قرص ماہ مجاز ست و قیاس ماہتاب بر آفتاب و قیاس آفتاب بر ماہتاب خطا است
اور غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ آفتاب معروف ست و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمدہ کشف
وغیرہ سے ہم وزن دوم را ہر دو مقصور آوردہ اند و مثال بر ینگونہ آمد بیت بماند ستم
غریوان ہمہ من از بیداد ہجران ہمہ و این محذوف است ست اور وزن دوم مربع میں عروض
اور ضرب دونون مقصور لاسکے ہین یعنی فعولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی
یہ ہے بماند ستم مفاعیلن غریوان فعولان منز بیدا مفاعیلن د ہجران فعولان غریوان بمعنی فریاد
کنندہ ہے اور یہہ بیت حقیقت مین بوزن محذوف ہے کسو اسطے کہ مربع نصف مثمن ہوتا ہے
پس اگر مقصور کہین تو مثمن دائرے سے خارج ہو جاوے و اگر مربع نصف مثمن ٹھہرے
لہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہہ تائید قول اول کی ہے اور قول اول مین مطلق
مثمن مین تسبیغ کو منع کیا ہے ہم و قیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید
یکی را عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر را عروض ہمان و ضرب محذوف و الا ہر دو
ضرب مسدس نیز یکی گیرند و حقیقت آنست کہ در لغت پارسی میان این دو وزن مباینت
الا از جہت قافیہ نباشد و چون چنین باشد ہر یکے را از ہزج مثمن و مسدس یک وزن باشد
و مربع را دو وزن پس ہزج سالم را چہار وزن بیش نباشد ست اور قیاس گذشتہ ایسا چاہتا ہے
کہ اس جگہہ دونون وزن لائین مثل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور
ضرب مقصور اور دوسری کا عروض ہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف والا یعنی اگر یہہ امر قرار دین
تو چاہیے کہ دونون وزنون کو مسدسات مین بہی ایک کہین اور حقیقت کہ زبان فارسی مین کچہ فرق ان دونون
وزنون مین نہین ہے الا از جہت قافیہ مراد یہہ کہ تمام قافیہ آخر بیت سے ہے اور سمین البتہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہہ امر قرار پایا تو یہہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
مثمن سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون اور دو وزن
مربع کی ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بہی اوسمین سالم ہون اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب اوسمین مقصور یا محذوف ہون تو پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ نہین ہیں

هم در مربع متاخران شعر کمتر گفته اند خاصه بر وزن اخیر و درین نوع هیچ زحاف دیگر روا نبود
است اور مربع مین متاخرون سے شعر کم کہے ہین علے الخصوص وزن اخیر مین جسکا عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع مین یعنی ہزج سالم مین کوئی اور زحاف روا نہین ہے
سوا اسکے کہ در صورت زحاف بحر سالم نرہے گی هم ہزج مکفوف درین نوع هم وافی و مجزو
و مشطور یعنی مثمن و مسدس و مربع آید و ہمہ ارکان مکفوف اند و از ان ایک عروض و دو ضرب
آورده اند و بر شش وزن شمرده اند دو مثمن و دو مسدس و دو مربع عروض ہمہ مقصور یا محذوف
ضربہا یکی مقصور و دیگر محذوف و بحقیقت ہمہ سہ وزن باشد چنانکہ گفتیم ہزج مکفوف
اس نوع مین بھی وافی اور مجزو اور مشطور یعنی مثمن اور مسدس اور مربع لاتے ہین اور
عروض و ضرب کے سب ارکان اس مین مکفوف آتے ہین اور اسکا ایک عروض اور
دو ضربین ہین اور چھ وزنون پر عروضیون نے شمار کیا ہے دو مثمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنون کا ایک ہی مقصور یا محذوف اور ضربین سب وزنون کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت مین یہہ چھ وزن ہین جیسا کہ کہا ہے
ہزج سالم کے بیان مین معلوم ہو کہ از روے قیاس کے یہہ چار چار وزن ہوتے ہین
مثلا وافی مین عروض اور ضرب دونون مقصور یا دونون محذوف یا عروض مقصور و ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع حذف و قصر مغیر وزن نہین ہے
حقیقت مین یہہ چارون ایک وزن ٹھہرے و علی ہذا القیاس مسدس اور مربع مین
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوئے اور عروضیون نے جو چھ وزن کہے ہین دو دو
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مثلا وافی مین جب قصیدہ
خواہ غزل خواہ قطعہ کہین گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہوگی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہو سکے گی پس ضربین دو ٹھہرین اور عروض قصیدہ و ضرب
محذوف مین بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدہ ضرب مقصور مین بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور مثنوی تابع مصرعات ہے اوسکے بھی وہی وزن ہونگے هزج مثال
مثمن شعر بہار آمد و معقول بر افگنده حوالی * نسیم سمن آورده بن باد شمالی

ت مثال مثمن کی جسمین عروض اور ضرب دونون محذوف ہین یعنے فعولن جیساکہ شعر مذکور مین ہے معنی اوسکے یہہ ہین کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش سمن کی لائی میری طرف باد شمال مصقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آلہ زدودن اور صیقل کرنا منتخب اور کنز سے بعضے نسخون مین مقصول بتقدیم قاف صاد پر ہے قصل سے اور قصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قصیل بمعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہہ بھی منتخب سے اور نسیم وہ چیز کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیات سے اور کیا عجب کہ بجاے نسیم سمن شمیم ہو تقطیع یہہ ہے بہار آمد مفاعیل و مصقول مفاعیل بر آگند مفاعیل جو الی فعولن نسیمس مفاعیل شاورد مفاعیل بمن باد مفاعیل شمالی فعولن م مثال مسدس شعر

نگر تا غم ہجرانت چہ کردہ است ❊ برین عاشق بیچارہ پر درد ت مثال مسدس کی کہ عروض دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے نگر تا غ مفاعیل ہجرانت مفاعیل چکردست فعولان بری عاش مفاعیل قبیچار مفاعیل ہ پر درد فعولان م مثال مربع بیت

بہ بستان دل من برد ❊ یکے ترک پریزاد ❊

ت مثال مربع کی جسمین عروض اور ضرب دونون مقصور ہین یعنے فعولان جیساکہ شعر مذکور مین تقطیع اوسکی یہہ ہے بہ بستا مفاعیل د لمن برد فعولان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعولان م وتسکین اوسط روا بود و متاخران برین وزنہا شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت در صدر و ابتدا موفور و آخرب بسیار جمع کردہ اند بدینگونہ رودکی گوید بیت

دل آزاد کن از دو تن آزاد کن از رنج ❊ جام آور و سرود آور و نرد آور و شطرنج ❊ و برعکس ہم گفتہ اند

ت اور تسکین اوسط روا ہے یعنے ان وزنون مین اگرچا ہین بجای مفاعیل مفاعیل کے مفاعیلز مفعول لائین اور متاخرون نے ان وزنون مین شعر کم کہے ہین اور متقدمون نے درمیان ایک بیت کے صدر و ابتدا مین موفور یعنے مفاعیل کو اور اخرب یعنے مفعول کو اکثر جمع کیا ہے جیساکہ شعر رودکی کا لکہا گیا تقطیع اوسکی یہہ ہے دلازا د مفاعیل کن از دو مفاعیل تنازا د مفاعیل کن از رنج فعولان جا ما و مفعول ر سرود ا و مفاعیل ر نرد ا و مفاعیل ر شطرنج فعولان صدر اسمین موفور اور ابتدا اخرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنے صدر اخرب اور ابتدا

موفور اور رود نام ایک ساز کا ہے هم هزج اخرب واین نوع هم مثمن آید و مسدس و مربع نیز وصدر وابتدا هر دو اخرب آرند باقی مکفوف وگفته اند آنرا پنج عروض وهشت ضرب است و بست و سه وزن آمده است هفت مثمن وهشت مسدس وهشت مربع وبحقیقت آنرا سه عروض وسه ضرب است وباعتبار تحقیق اگر خواهند این عدد را مضاعف گیرند وبرده وزن است سه مثمن وسه مسدس چهار مربع ست هزج اخرب یہہ نوع بھی مثمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتدا کو اخرب لاتے ہین اور باقی مکفوف اور عروضیون نے کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہین اول سالم مفاعیلن دوم مقصور یا محذوف یعنی فعولان یا فعولن سوم ازل یا مجبوب یعنی فعول یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق مجبوب یعنی فاع یا فع اور آٹھہ ضربین ہین اول سالم یعنی مفاعیلن دوم مقصور یعنی فعولان سوم محذوف یعنی فعولن چہارم ازل یعنی فعول پنجم مجبوب یعنی فعل ششم مسبغ یعنی مفاعیلان هفتم مخنق ازل یعنی فاع هشتم مخنق مجبوب یعنی فع اور تیئیس وزنون پر آتی ہے سات مثمن اور آٹھہ مسدس اور آٹھہ مربع اور حقیقت مین اوسکے تین عروض ہین اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا محذوف سوم ازل یا مجبوب کس واسطے کہ سالم اور مسبغ ایک ہین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب هموزن ازل ومجبوب ہین پس دو ساقط ہوئے پانچ مین تین رہگئے اور تین ضربین ہین سالم اور مسبغ ایک مقصور اور محذوف دو ازل اور مجبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب هموزن ازل ومجبوب ہین اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہین ان اعداد عروض وضرب مین تضعیف کرین یعنے ایک ایک کو دو دو شمار کرین پس ازروی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہین اور دس وزنون پر مستعمل ہے تین مثمن ایک سالم العروض والضرب دوم جسمین عروض اور ضرب مقصور ومحذوف ہین سوم جسمین عروض وضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہین دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور اور محذوف ہین سوم جسکے عروض اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مجبوب اور مخنق ازل اور مخنق مجبوب ہین اور چار مربع ایک جسکو عروض اور ضرب سالم ہین دوم جس مین عروض مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور محذوف ہے مگر دونون شمار مین واحد ہین سوم جس مین

عروض اور ضرب محذوف ہین چہارم جسمین عروض ناپید اور ضرب ازل اور مجبوب اور مخنق
ازل اور مخنق مجبوب سے ہے یہہ چارون بھی شمار واحد مین ہین اور تسبیغ رکن سالم مثمن اور مربع
مین نہین لاتے کسواسطے کہ مثمن مین سنجا ہے کہ بحر دائرے سے نکلجاے گی اور مربع مانند مصراع
واحد مثمن سے ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہہ صاحب حاشیہ کو مغالطہ ہوا
اور یہہ حاشیہ لکھا ح قولہ باعتبار تحقیق الخ معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیرا کہ بہ
تضعیفش اوزان دہ نمی شود پس اگر تضعیف سہ اخیر مراد ہست از سہ اخیر او از تضعیف ضرب
گرفتہ و عروض را بدستور باقی داشتہ نمی شود و اگر تضعیف ہر دو سہ دوازدہ گردد نہ دہ نہم سلا
پوشیدہ نرہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ نے کہین موافق تعداد عروض وضرب نہین
کیا ہے بلکہ ہر جگہہ اوزان مستعملہ لکھے ہین یہان لزوم مالا یلزم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے
کہ پہلے سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے ہم و تفصیل این است اعروض وضرب ہر دو سالم
برینگونہ بیت ای کودک جادو وش وای فتنۂ اہرمن * شکر لب و زیبا رخ و سنگین دل و
سیمین تن * بیت اور تفصیل یہہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنے
مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور مین ہے تقطیع یہ کہ ای کود مفعول کجادو مفاعیل شتا ی فتن
مفاعیل اا اہرمن مفاعیلن شکر ل مفعول بزیبار مفاعیل خسنگید مفاعیل سیمی تن مفاعیلن
مجوس دو خدا اقرار دیتے ہین ایک خالق خیر اوسکو یزدان کہتے ہین دوسرا خالق شر اوسکو
اہرمن کہتے ہین کذا فی البرہان و الغیاث اور بعضے نسخون مین بجاے اہرمن دہرمن ہے
ای فتنۂ زمانہ من ہم و چون در ہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
چہار بار و مسمط چہارخانہ برین وزن خوش آید مثالش بیت گفتی بکشم یاری آن یار منم
آری * نگر گشتہ شوم باری در پای تو اولی تر * بیت اور جو اس قصیدے مین یعنے اس وزن
مین رکن تیسرا مخنق کرین یعنی مفاعیل مفاعیل کو جو حشو مین ہے مفاعیلن مفعول کرین یہہ وزن
ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور مسمط چارخانہ اس وزن مین خوشنما ہے یعنے تین مصرع
ایک وزن اور ایک قافیے مین اور چوتھے مصرع مین قافیہ اور مثال اوسکی شعر مذکور ہے
تقطیع گفتی ب مفعول کشم یاری مفاعیلن آن یا ر مفعول منم آری مفاعیلن نگر گشت مفعول شوم

ہزج

مفاعیلن ہو یا ہی مفعول تا و لاتر مفاعیلن ہم سب عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش
بیت صد سال با سید سلامی و پیامی ۔ چون مشکفان بر در و بام تو توان بود ست دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فعولان یا محذوف یعنی فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی بیت
مسطور ہے تقطیع ۔ صد سال مفعول با م سید مفاعیل سلامی مفاعیل پیامی فعولن چو مشکفت مفعول کفا بر
مفاعیل رہا میت مفاعیل تو ابود فعولان اس مثال مین عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہہ ہے بیت درد از جگرم زمزمۂ چنگ برآورد ۔ این نغمہ ندانم بچہ آہنگ برآورد م
ج عروض ہمان و ضرب محذوف و ہمان ست کہ وزن گذشتہ ست ست تیسرا وزن عروض
وہی یعنی مقصور فعولان یا محذوف فعولن اور ضرب محذوف یعنی فعولن مثال دونون کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند ۔ شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری وز عشق کسی را
خبر از راز کسے نیست ۔ آتش بسرم سوز دو دستار نداند ۔ اور یہہ وہی وزن گذشتہ ہے ح
یعنی چون نزد مصنف در محذوف و مقصور باعتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالۂ دوم ساختہ
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونون کو بیان کرکے لکھدیا کہ حقیقت مین یہہ دونون وزن
ایک ہین کسواسطے کہ اجتماع قصر و حذف آخر شعر مین مغیر وزن نہین اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی دارد م ۔ عروض ازل یا مجبوب و ضرب ازل ۔ عروض ہمان و ضرب مجبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم ۔ شایستہ نباشیم قدمہای ترا ست چوتھا وزن
عروض ازل یعنے فعول یا مجبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنے فعول اور پانچوان عروض وہی اور
ضرب مجبوب یعنے فعل مثال مرقومۂ متن ہے تقطیع اوس بیت کی یہہ ہے با اینہمہ مفعول در راہ
مفاعیل تو گر خاک مفاعیل شویم فعول شایست مفعول نباشیم مفاعیل قدمہای مفاعیل ترا فعل اور
جو حقیقت مین یہہ دونون وزن ایک ہین اور یہی دو مصرع بتقدیم و تاخیر مثالین دونون
وزنون کی ہو سکتی ہین محقق سے اندراج بیت ثانی کی احتیاج نہ پائی ح قولہ عروض ہمان
و ضرب مجبوب اختلاف ضرب ازل و مجبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق علام
یک دو ساکن را در آخر باعث اختلاف وزن نمیداند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ یہہ
بظاہر دو وزن ہین اور حقیقت مین ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کسی کے

نزدیک باجتماع یک ساکن اور دو ساکن آخر مین وزن مختلف نہین ہوتا صاحب حاشیہ کا
یہہ امر بار بار بہ نسبت محقق لکہنا بیجا ہے اور سبب اسکا ناآشنائی فن سے ہے م و عروض فاع
یا فع گفتہ اند و ضرب فاع ز عروض ہمچنان و ضرب فع و شرط کردہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب
درین دو وزن سالم بود و این سہو ہست چہ این دو وزن ہمان ہست کہ چہارم و پنجم الا آنکہ متحرک
آخرین مسکن الاوسط است و عروض و ضرب مخنق شدہ مثالش این وزن شعر ترسندازانم کہ اگر دیر
آید ٭ زین جان پر از درد برآید فریاد ٭ و این چہار وزن بحقیقت یکی ہست بوزن ترانہ ست کہ
آنرا رباعی خوانند و بپارسی دوبیتی گویند ت چھٹا وزن عروض فاع یعنی مخنق ازل یا فع یعنی
مخنق مجبوب کہا ہے اور ضرب فاع ساتوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دونون وزنون مین یعنی
چھٹے اور ساتوین مین رکن سالم آئے اور یہہ سہو ہے اسواسطے کہ یہہ دونون وزن وہی
ہین جو چوتھا اور پانچوان ہے مگر یہہ کہ متحرک آخرین مسکن الاوسط ہین اور عروض
اور ضرب مخنق ہوئے ہین اسطرح کہ لام مفاعیل کا فائی فعول و فعل سے ملا ہے اور مفاعیلن
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال اوسکی شعر مذکور ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے ترسند مفعو
ازانم کہ مفاعیل اگر دیر آ مفاعیلن ید فع زی جان مفعول پر ز درد مفاعیل بر آید فر مفاعیلن یا د
فاع اور یہہ چارون وزن یعنی چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت مین ایک ہین اور یہہ وزن ترانہ کا ہے
کہ اوسکو رباعی کہتے ہین اور فارسی مین دوبیتی کہتے ہین ارکان چارون وزنون کے یہہ ہین
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فعول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اسواسطے
ایک ہین کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخرین مغیر وزن نہین ہے اور ششم
اور ہفتم مخنق اوسکے ہین پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہہ بھی صاحب میزان کو
مغالطہ ہوا اور یہہ حاشیہ لکہا ح قولہ و این سہو ہست یعنی بحقیقت سالم نیست زیرا کہ چون در
چہارم و پنجم در مفاعیل فعول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مصرع واقع می شود سہ متحرک یعنی لام مفاعیل
و دو متحرک فعول یا فعل بہم رسیدند تسکین وسط کردہ حرف اول فعول یا فعل را با قبل منضم نمایند یعنی

مسکن مخنق سازند مفاعیلن فلع یا مفاعیلن فع شود پس بتحقیقت درینجا رکن سالم نیست و این ہر دو فرع چہارم و پنجم است مگر بار خدا یا چنان گویند کہ مراد از سالم در صورت است نہ بتحقیقت و ہمین قدر تغیر برای اختلاف کافی ست تم کلامہ معلوم ہوا کہ طالب علمی اور چیز ہے اور شاعری اور عبارت متن مین کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ نے اپنے گمان مین یہہ مطلب سمجھا کہ اس وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حالانکہ مطلب کتاب کا یہہ ہے کہ وزن ششم و ہفتم کو برا سمجھنا سہو ہے بلکہ یہ دونون اوزان چہارم و پنجم ہین اور لکھتا ہے کہ ہمین قدر تغیر برائے اختلاف کافی ہست یہہ کسی کے نزدیک مسلم نہین اور رکن کے مخنق ہونے سے ہرگز وزن نہین بدلتا بلکہ کہتے ہین کہ اس وزن مین یہ رکن مخنق ہوگیا ہے م مسدسات ح عروض سالم یا مسبغ و ضرب مسبغ ط ہر دو سالم بر نگونہ بیت تا کے بود ای کودک سنگین دل ٭ جور تو برین عاشق بی سامان ت مسدسات آٹھوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیلن یا مسبغ یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبغ یعنی مفاعیلان نوان وزن عروض اور ضرب دونون سالم یعنی مفاعیلن شعر مثال کا جو مترجم متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تا کیب مفعول ودی کود مفاعیل کسنگیدل مفاعیلن جو ریت مفعول بری عاش مفاعیل قبی سامان مفاعیلان چونکہ تسبیغ مغیر وزن نہین ہے ایک بیت دونون کی مثال مین کافی ہے م ی عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش شعر دلدار من آن ترک پریزاد ٭ کس نیست بخوبی بجہان یار ہ یا عروض ہمان و ضرب محذوف و مثالش ہمان ہست ت دسوان وزن عروض مقصور یعنے فعولان یا محذوف یعنے فعولن اور ضرب مقصور یعنے فعولان مثال اوسکی مترجم متن ہے اور تقطیع اوسکی یہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریزاد فعولان کس نیس مفعول تخوبی مفاعیل جہان یار فعولان گیارہوان وزن عروض وہی یعنی فعولان یا فعولن اور ضرب محذوف یعنے فعولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنے دہم اور یازدہم وزن واحد ہے اور مثال اول کافی ہے ہ یب عروض ازل یا مجبوب و ضرب ازل یج عروض ہمچنان و ضرب مجبوب مثالش بیت با تو نتوان گفت سخن ٭ زیرا کہ توئی شاہ بتان ٭ ت بارہوان وزن عروض ازل یعنی محذوف مقصور فعول یا مجبوب یعنی محذوف مرتین فعل اور ضرب ازل یعنے

فعول تیرھوان وزن عروض وہی یعنی فعول یا فعل اور ضرب مجبوب یعنی فعل مثال مرقومۂ متن ہی
تقطیع اوسکی یہہ ہے باتون فعول تو اگفت مفاعیل سخن فعل زیراکہ مفعول تو ئی شا مفاعیل
بتا فعل یا بتان فعول چونکہ دونون وزن ایک ہین ایک مثال کافی ہے مصرع عروض فاع یا فع
و ضرب فاع ہیہ عروض ہمچنان و ضرب فع و ما قبل عروض و ضرب ہر دو سالم و این ہم سہو است
و بحقیقت ضربہای گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلف مشک + بخجلت
زدہ از رہ بیت مند + ست چودھوان وزن عروض یعنی مخنق ازل فع یعنی مخنق مجبوب اور ضرب فاع
پندرہوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع مگر ما قبل عروض و ضرب کو ارکان سالم کی شرط
کی ہے یہہ بھی سہو ہے جیسا کہ مثمن مین بیان ہوا اور حقیقت مین یہہ ضرب گذشتہ ہین یعنی اوزان گذشتہ ہین
اما مسکن بسبب تخنیق کے مثال اسکو بیت مرقومۂ متن ہی تقطیع اوسکی یہہ ہے دل سوخ مفعول تہ ز زلفت مفاعیل مشک فاع خجلت ز
مفعول ازرہ بیت مفاعیلن مند فع پس یہہ چارون وزن بھی حقیقت مین ایک ہین جیسا کہ
مثمن مین بیان ہوا مصرع مربعات یو ہر دو سالم بر نگوید شعر اکنون کہ چنین زارم + بر من نکنی
رحمت + و این مانند یک مصرع مثمن است کہ رکن سوم مخنق آرند ست مربعات سولھوان وزن
مربع کا عروض اور ضرب دونون سالم یعنے مفاعیلن جیسا کہ شعر مرقومۂ متن مین ہے تقطیع اوسکی
یہہ ہے اکنون کہ مفعول چنین زارم مفاعیلن بر من نہ مفعول کنی رحمت مفاعیلن اور یہہ مانند ایک
مصرع مثمن کے ہے یعنے مانند ہزج اخرب مثمن جسمین رکن سوم مخنق لاتے ہین یعنے مفعول مفاعیل
مفاعیل مفاعیلن کو مخنق کر کے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن کہتے ہین مصرع نیز ہر دو مقصور و
رکن ابتدا اخرب نشاید و بر نگوید بود بیت من بی تو چنین زار + تو از دور ہمین خند + ہیچ عروض
سالم و ضرب محذوف بر نگوید بیت چندین چہ کنی تنبل + ما را چہ فسون بی + و این ہر دو
ہمچنان ست کہ در اول گفتہ شد ست سترہوان وزن عروض اور ضرب دونون مقصور یعنی فعولان
اور اس وزن مین رکن ابتدا اخرب نچاہیے اسواسطے کہ جب دونون مصراع مربع کو مثمن کرین کوئی
وزن مثمن نہین ہوسکتا اور بدون تخنیق کے حشو مین اخرب کیونکر ہو بیت مثال کی مرقومۂ
متن ہے اور تقطیع یہہ ہے من بیت مفعول چنی زار فعولان تا ز دور مفاعیل ہمی خند فعولان
اور اٹھارہوان وزن عروض سالم یعنے مفاعیلن اور ضرب محذوف یعنے فعولن بیت مثال کی

مرقومہ متن سے ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے چند پیچ مفعول کنی تنبل مفاعیلن مارپیچ مفعول فی فعولن تنبل
بالضم اول و ثالث بمعنی مکر و حیلہ از لطائف و برہان و لغات ترکی و سراج کذا فی الغیاث اور یہہ
دونون وزن اوسطرح ہین جسطرح کہ اول بیان کیا یعنے مانند ایک مصرع مثمن کے ہم بیٹھ ہر دو
محذوف بر ینگونہ **بیت** ای یار گرامی ۞ آخر تو کجائی ۞ و این در حکم یک مصرع نیست و کوتاہ ترین
وزنہای ہزج است **ست** وزن اونیسوان عروض اور ضرب دونون محذوف یعنی فعولن بیت
مثال کی مرقومہ متن سے ہے تقطیع یہہ ہے ای یار مفعول گرامی فعولن آخر تو مفعول کجائی فعولن اور یہہ
ایک مصرع مثمن کے حکم مین نہین ہے اسواسطے کہ یہہ کسی وزن پر اوزان مثمنات مسطورہ سے
نہین ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہزج سے ہے اسواسطے کہ فقط بیس حروف اور بارہ حرکتین اسمین
ہین کم کی جائیکہ عروض مربع بود و ضرب ازل یعنے فعول بر ینگونہ **شعر** یکبارہ چنین جاہل و خونخوارہ
مباش ۞ کا عروض ہمان و ضرب مجبوب بر ینگونہ **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا کب
عروض ہمچنان و ضرب فاع یا فع باشد سالم بر ینگونہ **بیت** مشتاب برفتن صنما لختی باش ۞ کج
عروض ہمچنان و ضرب فع بر ینگونہ **بیت** دانیکہ دلم از ہجر تو سے گردد ۞ و این ہمہ چہار یک
وزن است و ہر وزن یک مصرع ترانہ نیست یعنی اوزان مربعات چہار است و آنچہ ازین وزنہا
مانند یک مصرع مثمن ہست متاخران استعمال کمتر کنند و قدما یاران شعر بسیار گفتہ اند **ست**
بیسوان وزن وہ کہ عروض اوسکا ظاہر نہو یعنے بیت منعقد ہو اور رکن عروض کچھہ داخل مصرع
اول اور کچھہ شامل مصرع ثانی ہو اور ضرب ازل یعنے فعول اسطرح **بیت** یکبارہ چنین جاہل
و خونخوارہ مباش ۞ لام جاہل کا مصرع ثانی مین شامل ہے تقطیع اوسکی یہہ ہے یکبار مفعول
چنین جاہ مفاعیل لخونخوا مفاعیل رہ مباش فعول اکیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب
مجبوب یعنے فعل اسطرح **بیت** دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا ۞ نون نشود کا شامل مصرع اول تقطیع
یہہ ہے دانیکہ مفعول دل از تو ن مفاعیل شود سیر مفاعیل مرا فعل بائیسوان وزن عروض وہی
یعنے ناپدید اور ضرب فاع مخنق ازل اور ما قبل اوسکے رکن سالم اسطرح **بیت** مشتاب برفتن
صنما لختی باش ۞ صاد صنما کا شامل مصرع اول ہے تقطیع یہہ ہے مشتاب مفعول برفتن
مفاعیل صنما لختی مفاعیلن باش فاع تئیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب فع مخنق

محبوب اسطرح بہیت داں کہ دلم از سر بوسے کے گرد و بہ بار سر متعلق مصرع ثانی سے ہے یعنی یہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے بوسے خیال سے کب پھرتا ہے یعنے ترک عشق ممکن نہیں تقطیع یہ ہے
وانیکہ مفعول دلم از سر مفاعیل ز بوے گر مفاعیل و دد فع اس جگہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑھا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معتقد کا بھی نکیا اور نسبت مسامحہ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے لکھی ہے
وانیکہ مفعول دلم سیر مفاعیل ز تو کیگر مفاعیل دد فع لیکن مخفی نماند کہ درین تمثیل مسامحہ است زیرا کہ
عروض درین شعر نا پدید نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصراع ثانی معتبر باشد ماخوذ نیست تم کلامہ
اور یہ چاروں یعنے وزن بستم و بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہے ایک مصرع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت میں اوزان مربعات چار ہیں کسواسطے کہ دوم اور چہارم ایک وزن ہے
اور یہ چاروں بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات میں مانند ایک مصرع مثمن کے ہے یعنے مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخرون نے
اس وزن مربع کو کمتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن میں شعر بہت کہے ہیں ہم و لیشان
ہر مصراعے را قافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمردہ مانند رجز مشطور یا بیتہای معقد از اشعار تازیان
کہ آنرا تنصیف معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہار بیت می گرفتہ اند و آنرا چہار بیتی خواندہ
اند و بتازی رباعی و در ہر چہار قافیہ آوردن لازم می شمردہ اند اما نزدیک متاخران چون مربعات
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصراعے می شمرند
و رباعی را دو بیتی نخوانند و مصراع سوم را خصی خوانند و قافیہ شرط نمی نہند اور وقت قدما
ہر مصرع مربع میں قافیہ لاتے ہیں اور اوسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند رجز مشطور کے یعنے
رجز چہار رکنی کی فارسی میں کہ ایک بیت مربع اوسکی بجائے ایک مصراع مثمن کے ہوتی ہے
اور ایک بیت مثمن میں چار قافیے لاتے ہیں یا مانند ابیات معقد تازی کے کہ اوس میں تنصیف
معین نہین ہوتی ہے یعنے معقد کہ اوس میں عروض کچھ شامل مصرع اول اور کچھ داخل مصرع ثانی ہوتا ہے
اوسکی ایک بیت کو مصرع کر لیتے ہیں اور دو بیتوں کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب سے
ترانے کو قدما نے چار بیت قیاس کیا ہے اور اوسکو چار بیتی کہا ہے یعنے اوس میں ہر مصرع
ایک بیت ہے اور تازی میں اوسکو رباعی کہتے ہیں الحد چاروں مصرعوں میں قافیہ لانا واجب